قرآن مجید کا مطالعہ

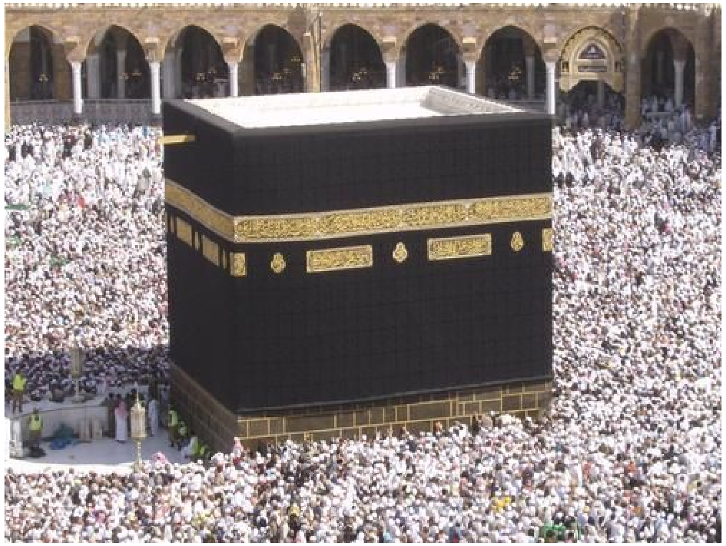

سورۃ المجادلۃ 58۔۔۔اہل ایمان کی اصلاح اور منافقین کی سازشیوں کو ختم کرنے کا طریقہ کار

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ المجادلہ 58 کا موضوع (Topic)

اہل ایمان کی اصلاح اور منافقین کی سازشیوں کو ختم کرنے کا طریقہ کار

- آیات 1-4: فیملی کی اصلاح: ظہار کی سزا
- آیات 5-6: منافقین کی اتمام حجت (Clear Warning)
- آیات 7-11: منافقین کی سیکرٹ پلاننگ اور سازشیں
- آیات 12-22: منافقین کی سازش کو ختم کرنے کا طریقہ کار اور اہل ایمان کے نتائج

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ المجادلہ 58: اہل ایمان کی اصلاح اور منافقین سے اتمام حجت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ. (1)	اللہ تعالی نے ان خاتون کی بات سن لی ہے جو (اے رسول!) آپ سے اپنے شوہر کے معاملے میں بحث کر رہی تھیں اور اللہ سے فریاد کیے جا رہی تھیں۔ اللہ آپ دونوں کی باتیں سن رہا تھا کیونکہ یقیناً اللہ تعالی (پوری یونیورس میں ہر معاملات کو) سننے اور دیکھنے والا ہے۔
الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَائِهِم مَّا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ ۖ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ. (2)	آپ میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کر بیٹھیں، وہ حقیقتاً ان کی مائیں نہیں بن جاتی ہیں۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں پیدا کیا ہے۔ اس طرح کے لوگ، البتہ بڑی ناگوار اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی (اِس کے باوجود) بڑا معاف کرنے اور مغفرت فرمانے والا ہے۔

ظہار: جاہلیت میں ظہار کا اصول تھا کہ جب میاں بیوی میں لڑائی ہو جاتی تو جذباتی کے ساتھ شوہر کہہ دیتا کہ یہ عورت اب ہمیشہ کے لیے میری ماں ہو گی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا کہ میاں بیوی میں ازدواجی تعلق ختم ہو جاتا۔ خاتون اب لٹک جاتیں کہ وہ شوہر سے تعلق بھی قائم نہیں کر سکتی تھیں اور پھر دوسری شادی بھی نہیں کر سکتی تھیں۔

مدینہ منورہ میں یہی واقعہ ہوا کہ سیدہ خولہ بنت ثعلبہ اور ان کے شوہر اوس بن صامت انصاری رضی اللہ عنہما میں اختلاف ہوا اور اوس رضی اللہ عنہ نے ظہار کر بیٹھے۔ خولہ رضی اللہ عنہا اس میں غصے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بحث کرنے لگیں کہ اب میں کیا کروں اور اس ظہار کا حل کیا ہے؟ اس کے ساتھ روتے ہوئے اللہ تعالی سے اس کا حل پوچھ رہی تھیں۔ اللہ تعالی نے اس جاہلیت کی حرکت کو ختم کر دیا تاکہ اہل ایمان صحیح کام کریں اور اصلاح بھی کر لیں۔ اس نوعیت کی جب بھی اسی نوعیت کی بکواس کر بیٹھیں تو پھر اس کا حل اگلی آیات میں آیا ہے۔ ہم لوگوں کے لیے اس بکواس پر سزا بھی کر لینی چاہیے تاکہ پھر ساری قوم میں باقی لوگ جاہلیت کی عادتوں سے بچ جائیں۔

دلچسپ واقعہ ہے کہ اس سورۃ المجادلہ کے کئی سالوں بعد جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو خولہ رضی اللہ عنہا اپنی فیملی کا ایک مقدمہ لے کر آئیں اور فرمایا: "عمر! تم حکمران بن گئے ہو حالانکہ تم بچپن میں ہمارے سامنے بھاگتے پھرتے تھے اور تمہیں ہم عمیر (چھوٹا عمر) کہتے تھے۔ اب اس مقدمے کو جلدی حل کرو۔" اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "خالہ! آپ کی بحث سے تو اللہ تعالی نے آسمان سے جواب قرآن مجید میں دے دیا تھا تو میری کیا حیثیت ہے کہ میں آپ کے مقدمے میں دیر کر سکوں۔" چنانچہ پھر مقدمہ جلدی سے ختم کر دیا۔

سورۃ المجادلہ 58: ظہار کا قانون اور اس کا حل

وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا ۚ ذَٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ. (3)	(رسول! آپ انہیں بتا دیجیے کہ) جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کر بیٹھیں، پھر اسی بات کو کینسل کرنا چاہیں جو انہوں نے کہی تھی تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے (یعنی ازدواجی تعلق کرنے سے پہلے ہی) ایک غلام آزاد کیا جائے۔ یہ بات ہے جس کی آپ کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں تو یاد رکھیے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح جانتا ہے۔
فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا ۖ فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ۚ ذَٰلِكَ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ. (4)	پھر جس کے پاس غلام نہ ہو تو پھر اس سے پہلے کہ شوہر آپس میں ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے 2 مہینے مسلسل روزے ادا کرے۔ جس میں یہ بھی ہمت نہ ہو تو پھر (تعلق قائم کرنے سے پہلے) 60 مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر خلوص کے ساتھ ایمان لائیں، جس طرح کہ ماننے کا حق ہے۔ (جان لیجیے کہ) یہ اللہ کی طے شدہ حدود (Penalty Limit) ہیں۔ (انہیں منکرین ہی توڑ سکتے ہیں) جبکہ ان منکرین کے لیے بڑی دردناک سزا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سزا بھی ایسی دی جس سے عوام کو فائدہ حاصل ہو تاکہ غلامی کا خاتمہ ہو سکے اور ساتھ ہی عبادت کرنے کی عادت اور غریب لوگوں کو مدد کرتے رہیں۔ اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ اگر ظہار کینسل نہ کرنا چاہے تو پھر طلاق ہو جائے گی اور خاتون آزادانہ طریقے سے دوسری شادی کر سکتی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں رزلٹ یہی ہوا کہ وہ جاہلیت کی عادتیں چھوڑنے لگے۔ اس کے ساتھ انہیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ غلامی ختم ہو اور ساتھ غریب لوگوں کی خدمت کریں۔ جب تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زندہ تھے تو وہ غلاموں کو آزاد کرتے رہے اور ساتھ ہی غربت کو بھی ختم کر دیا۔ حکومت ہی ہر ہر انسان تک رقم پہنچاتے رہے تاکہ کسی کو کوئی مشکل نہ ہو۔

جذباتی لڑائی میں جاہلیت کی یہ عادتیں اب بھی ہو سکتے ہیں اور اس کی بہت سی مثالیں ہمیں پاکستان اور انڈیا کے کلچر میں موجود ہیں۔ ایسی حرکت ہو جائے تو پھر حکومت کو چاہیے کہ اس نوعیت میں فیملی کورٹ کی بنیاد پر ایسی سزائیں دے تاکہ لوگ ایسی حرکتیں نہ کریں۔ اگر عدالتیں کام نہ کریں تو تب بھی اہل ایمان کو ذاتی طور پر اپنے آپ کو ایسی سزا خود دیں تاکہ وہ اپنی عادتیں ٹھیک کر کے جاہلیت سے بچ سکیں۔

سورۃ المجادلۃ58: منافقین کی اتمام حجت (Clear Warning)

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَقَدْ أَنزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ.(5)	(ان خاتون کا رویہ ایسا تھا لیکن اسکے بر عکس) جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کے خلاف محاذ آرائی کر رہے ہیں، وہ ذلیل ہوں گے، جس طرح ان کے ملتے جلتے لوگ پہلے ذلیل و خوار ہوتے رہے تھے۔ بہت واضح دلائل ہم نے (اس قرآن میں) نازل کر دیے ہیں چنانچہ ان منکروں کے لیے بڑی ذلت کی مار ہے۔
يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ.(6)	اس دن کو یاد رکھیے، جب اللہ تعالی ان سب کو اٹھائے گا، پھر ان کا ہر عمل انہیں سنا دے گا۔ اللہ تعالی نے اسے ریکارڈ کر رکھا ہے جبکہ یہ لوگ اسے بھول گئے ہیں جبکہ اللہ تعالی ہر چیز پر گواہ ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے قدیم رسولوں کی امتوں کے منکرین اور منافقین کو سزا بیان کی ہے۔ اس کی تفصیل بائبل کی تاریخ میں موجود ہے۔ اس کی چند مثالیں منافقین کی ہیں:

1. حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی امت میں منافقین نے سبت کے دن میں اللہ تعالی سے فراڈ کرنے کی کوشش کی تو انہیں ذہنی طور پر بندر بنا دیا تھا۔
2. حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام نے ان منافق لیڈرز کے رویے کو یروشلم کی پہاڑی میں ان کے رویے کی ایسی تفصیل دی کہ عام آدمی سمجھنے لگا کہ کون شخص منافق ہے۔ اس کی مثال ہے کہ فرمایا کہ یہ لیڈرز تو پودینہ کی زکوۃ کو کاؤنٹ کرتے ہیں لیکن بیوہ خواتین کی زمین پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ اس کے چند سال بعد 70CE میں رومن فوج نے لاکھوں منافقین کو قتل عام کیا اور باقی لوگوں کو غلام بنا دیا۔
3. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں سورۃ توبہ اور دیگر سورتوں میں ان کے رویے کی ایسی تفصیل دی کہ عام آدمی انہیں سمجھنے لگا کہ کون شخص منافق ہے۔ جن منافقین نے کھلے عام بغاوتیں شروع کر دیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حکومت نے انہیں قتل عام کر دیا۔

اس زندگی میں چند مثالیں کر دیں کہ ہر انسان کا یہی معاملہ آخرت میں ہمارے ساتھ ہونا چاہیے کہ اس کا رویہ موجودہ زندگی میں کیسا رہا ہے اور اس کا رزلٹ جہنم تک پہنچنا ہے۔

سورۃ المجادلۃ 58: منافقین کی سیکرٹ پلاننگ

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ
مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ
إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ
أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ
إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ. (7)

آپ نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالی زمین اور آسمانوں (Universe) کی ہر چیز سے واقف ہے؟ کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ 3 انسان سر گوشی کریں اور اُن میں چوتھا (سننے والا) اللہ تعالی نہ ہو۔ اسی طرح 5 انسان سر گوشی کریں اور اُن میں چھٹا اللہ تعالی نہ ہو۔ وہ اس سے کم ہوں یا زیادہ، جہاں بھی ہوں، اللہ تعالی ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر قیامت کے دن وہ اِن کا سب عمل انہیں واضح کر کے سنا دے گا کیونکہ اللہ تعالی ہر چیز سے واقف ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا
نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ
الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ
وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ ۚ
حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ. (8)

آپ نے دیکھا نہیں!!! انہی منافقین کو سیکرٹ پلاننگ سے روکا گیا تھا مگر وہی کرتے ہیں جس سے روکا گیا تھا؟ (سیکرٹ پلاننگ بھی کرتے ہیں تو ہمیشہ) حق تلفی، زیادتی اور رسول کی نافرمانی کے خلاف پلاننگ کرتے ہیں۔

(رسول!) جب آپ کے پاس یہ لوگ آتے ہیں تو آپ سے اس طرح (بری نیت کے ساتھ) سلام کرتے ہیں، جس طرح اللہ تعالی نے آپ کو سلام نہیں کیا ہے۔ اپنے دل میں کہتے ہیں کہ (یہ رسول ہیں تو) اللہ تعالی ہماری اِن باتوں پر ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا؟ حقیقت یہ ہے کہ ان کے لیے جہنم ہی کافی ہے جس میں وہ گریں گے اور وہ بڑا ہی برا ٹھکانا ہے۔

السلام علیکم کہتے ہوئے منافقین ایسا ٹیڑھا لفظ بھی کہہ دیتے جس میں جگت بنتی تھی اور ان کے ذہن میں سازش اور نفرت موجود ہوتی تھي۔ اس کی ایک مثال تھی کہ لفظ "سلام" کی بجائے "سام" کہہ دیتے۔ اس کا معنی یہ بن جاتا کہ سلامتی کی دعا کی بجائے موت کی بد دعا بن جاتی تھی۔

سورۃ المجادلۃ 58: سیکرٹ پلاننگ کی ممانعت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ. (9)	اہل ایمان! جب آپس میں سرگوشی بھی کریں تو حق تلفی، زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سازش کبھی نہ کیجیے گا۔ بلکہ اچھائی و خلوص کی سرگوشی ہی کیجیے گا، اللہ تعالیٰ سے خبردار رہیے گا کیونکہ اس رب کے حضور میں آپ سب جمع کیے جائیں گے۔
إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ. (10)	اس طرح کی خفیہ سازش تو شیطان کی طرف سے ہے تاکہ وہ اہل ایمان کو غمزدہ کر سکیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر شیطان انہیں ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس لیے ایمان والوں کو تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ. (11)	اہل ایمان! (یہ انہی خفیہ سازش کے لیے جتھے بنا کر بیٹھ جاتے ہیں، اِس لیے) جب آپ سے کہا جائے کہ رسول کی مجلسوں میں کھل کر بیٹھیں تو کھل کر بیٹھیے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے وسعت پیدا کر دے گا۔ اسی طرح جب کہا جائے کہ اٹھ جائیں تو اُٹھ جایا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے اسٹیٹس بلند فرمائے جو آپ میں سے ایمان لائے اور جنہیں علم عطا ہوا ہے۔ (مطمئن رہیے کہ) جو کچھ آپ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اسے پوری طرح باخبر ہے۔

سیکرٹ پلاننگ کے لیے منافقین یہ حرکت کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں گھس کر ایک دوسرے کے کانوں میں کہہ دیتے کہ بڑے خلوص کے ساتھ کہنا ہے کہ ابھی فلاں قبیلے کے لوگ مدینہ پر حملہ کرنے آ رہے ہیں۔ حقیقت میں یہ کچھ بھی نہیں ہو رہا تھا لیکن اس طرح مقصد یہی ہوتا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں دکھ اور غم کا پراپیگنڈا ہو جائے۔ اسی طرح منافقین کسی مخلص خاتون کے خلاف پراپیگنڈا کر دیتے کہ وہ بدکاری کر رہی ہے تاکہ شوہر ہڑبڑا کر بھاگنے لگے۔ اسی طرح جب جنگ خندق کے لیے مختلف قبائل کے 30,000 جنگجو آنے لگے تو منافقین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مورال کو تباہ کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتایا کہ وہ کھلے ہو بیٹھیں تاکہ منافقین بیچ میں گھس کر پراپیگنڈا نہ سکیں۔ اگلی آیت میں کنجوس منافقین پر پابندی بھی لگا دی کہ اس پر غریبوں کو کچھ خرچ کرنا پڑے گا۔

سورۃ المجادلہ 58: عہد رسالت میں ذاتی گفتگو کا طریقہ کار

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ.(12)	اہل ایمان! جب رسول سے ذاتی گفتگو میں بات کریں تو اپنی اس خفیہ گفتگو پہلے کچھ صدقہ کر لیا کریں۔ یہ آپ کے لیے بہتر بھی ہے اور پاکیزہ تر بھی۔ ہاں اگر استطاعت نہ ہو تو اللہ تعالی بخشنے والا ہے کیونکہ اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
أَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ.(13)	کیا آپ ڈر گئے کہ اپنی خفیہ گفتگو سے پہلے آپ کو صدقات پیش کرنا ہوں گے؟ چنانچہ جب آپ نے ایسا نہیں کیا اور اللہ تعالی نے آپ پر رحم فرمایا (کہ یہ پابندی ختم کر دی) لیکن اب نماز کا اہتمام رکھیے، زکوٰۃ دیتے رہیے، اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت پر قائم رہیے کیونکہ اللہ تعالی آپ کے ہر عمل سے واقف ہے۔
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ. (14)	آپ نے دیکھا نہیں کہ (بعض مخلص صحابہ نے) ان منافقین سے دوستی رکھتے ہیں جن پر اللہ تعالی کا غضب ہوا ہے۔ وہ نہ آپ میں سے مخلص ہیں، نہ (آپ کے دشمنوں) سے مخلص ہیں۔ بلکہ جانتے بوجھتے اپنے اِس جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں (تاکہ آپ سمجھیں کہ یہ بڑے مخلص لوگ ہیں۔)
أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ. (15)	اللہ تعالی نے ان کے لیے ایک سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ بے شک، بہت برا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔

منافقین کی یہ حرکت تھی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محض تنگ کرنے کے لیے خفیہ گفتگو کرتے۔ اللہ تعالی نے خفیہ گفتگو پر حکم دیا کہ وہ پہلے صدقات ادا کریں۔ اب منافقین کنجوس لوگ تھے تو انہوں نے خفیہ گفتگو کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد اگلی آیت میں یہ پابندی بھی ختم کر دی۔ قرآن مجید میں صرف چار موقع پر وقتی حکم کو تبدیل کر دیا اور یہ سب قرآن مجید کے اندر موجود ہے۔

سورۃ المجادلۃ 58: منافقین کا رزلٹ

اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ.(16)	اپنی قسموں کو انہوں نے سکیورٹی بنا دیا ہے (تاکہ حکومتی سزا نہ آئے۔) حالانکہ یہ لوگ اللہ تعالی کی راہ سے رک گئے ہیں چنانچہ ان کے لیے بڑی ذلت کا عذاب تیار ہے۔
لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ. (17)	اللہ تعالی کے اِس عذاب سے انہیں بچانے کے لیے ان کے فنڈز بھی کسی کام آئیں گے اور نہ ہی ان کی اولاد سزا سے بچا سکے گی۔ وہ جہنم کے لوگ ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔
يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ. (18)	اس دن، جب اللہ تعالی ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے سامنے بھی اسی طرح قسمیں کھائیں گے، جس طرح آپ کے سامنے ابھی کہتے ہیں جبکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی جعلی قسموں کی بھی کوئی حیثیت ہے۔ سن لیجیے کہ در حقیقت وہی جھوٹے ہیں۔
اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ.(19)	ان پر شیطان نے غلبہ پا لیا ہے جبکہ اللہ تعالی کی یاد کو انہوں نے بھلا دیا ہے۔ وہ شیطان کا گینگ بن گئے ہیں۔ سنیے، شیطان کا یہ گینگ ہی نقصان پانے والا ہے۔

سورۃ الحدید سے لے کر مسلسل اگلی سورتوں میں منافقین کی تفصیل جاری ہے۔ اس کا مقصد یہی ہے کہ اہل ایمان کو واضح ہو جائے کہ منافقین کون لوگ ہیں۔ اس کے ساتھ کسی منافق کے دل میں کچھ خلوص کی رمک باقی ہو تو وہ بھی صحیح ہدایت کی طرف آ جائے۔ چنانچہ کئی سال بعد بہت سے منافق بھی خلوص انسان بن گئے اور پھر انہوں نے اپنی حرکتیں چھوڑ دیں۔ ان کا مقصد یہی تھا کہ وہ مدینہ منورہ میں حکومت پر قبضہ کر لیں تاکہ پھر حکومتی فنڈ کو قابو کر سکیں۔ وہ نہ اہل ایمان سے مخلص تھے اور نہ ہی کفار دشمنوں سے۔ ان کے ہاں صرف مفاد پرستی کا مقصد ہی تھا جس میں ناکام رہے۔ منافق لیڈر عبداللہ بن ابی کو اپنے گینگ اور اولاد پر فخر تھا لیکن اسی کے بیٹے خلوص کے ساتھ ایمان لائے اور اپنے باپ کو ذلیل کر دیا۔

سورۃ المجادلۃ 58: مخلص اہل ایمان کا رزلٹ

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ. (20)	جو اللہ تعالی اور اُس کے رسول سے دشمنی کریں گے، وہی سب سے بڑھ کر ذلیل ہونے والوں میں سے ہوں گے۔
كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ. (21)	اس لیے کہ اللہ تعالی نے فیصلہ کر دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب ہو کر رہیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی بہت طاقتور اور شاندار زبردست ہے۔
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ. (22)	جو مخلص لوگ اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر فی الواقع ایمان رکھتے ہیں، آپ کبھی محسوس نہیں کر سکیں گے کہ وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی رکھیں خواہ وہ ان کے باپ، اولاد، بھائی یا اہل خاندان ہوں۔ یہی وہ مخلص لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالی نے ایمان مضبوط کر دیا ہے اور اپنے ایک خاص عنایت سے ان کی مدد کی ہے۔ اللہ تعالی انہیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جبکہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے اللہ تعالی ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالی سے مطمئن ہوئے۔ وہ لوگ اللہ تعالی کی جماعت ہیں اور یقیناً اللہ تعالی کی جماعت ہی کامیاب پانے والی ہے۔

اس سورۃ المجادلۃ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل مطمئن کر دیے کہ منافقین کا پراپیگنڈا ناکام رہے گا۔ موجودہ زندگی میں یہی کامیابی ہوئی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فتح ہوتے ہوئے وہ دنیا کی سپر پاورز کو فتح کر چکے جبکہ منافقین سے ان کی دوستی اور رشتہ ختم ہو گیا۔ اسی زندگی میں انہیں اجر ملا کہ وہ معاشی طور پر کامیاب رہے اور آخرت کا فائنل رزلٹ بتا دیا کہ وہ ہمیشہ کے لیے جنت میں انجوائے منٹ کرتے رہیں گے۔ اسی آیت کی بنیاد پر صحابہ کرام کے لیے "رضی اللہ عنہم" کا ٹائٹل بن گیا یعنی اللہ تعالی ان سے راضی ہوا۔

زمین کی سپر پاورز کا خاتمہ اور تمام انسانوں کی دینی آزادی۔۔۔مذہبی جبر کا خاتمہ

Contact Details

Muhammad Mubashir Nazir

MS-Islamic Studies, MBA, FCCA, CISA, CIA, CRMA

Email: mubashirnazir100@gmail.com

Web: www.mubashirnazir.org

Quranic Studies Books & Lectures:

https://mubashirnazir.org/2022/11/16/%d8%b9%d9%84%d9%88%d9%85-%d8%a7%d9%84%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d9%be%d8%b1%d9%88%da%af%d8%b1%d8%a7%d9%85/

https://mubashirnazir.org/lectures/

تقابلی مطالعہ کا ترجمہ اور تفاسیر کا انتخاب: تفسیر البیان، تفسیر تفہیم القرآن، تدبر القرآن، ضیاء القرآن، معارف القرآن، تفسیر المیزان اور The Message of Quran
https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1t4LonZnX6kYGOewLs1KcaNrJZ8niPF0t